نسب بدلنے والے پر جنت حرام ہے، اس میں حرام سے کیا مراد ہے؟

دارالافتاء اهلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے: "جو اپنے نسب کا علم ہونے کے باوجود کسی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرے اس پر جنت حرام ہے" اس کا مطلب کیا ہے؟ حالانکہ جنت تو کفار پر حرام ہے۔ سائل: محمد سالک عطاری (نارووال)

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جان بوجھ کر اپنا نسب بدلنا ناجائز و حرام اور سخت گناہ ہے۔ جس کی احادیث مبارکہ میں شدید مذمت و وعیدات بیان فرمائی گئی ہیں۔ اور سوال میں مذکور حدیث پاک بھی انہیں وعیدات میں سے ہے۔

اور جہاں تک سوال میں مذکور حدیث پاک کا تعلق ہے، تو علماء نے اس کے کئی محمل بیان فرمائے ہیں: (1) یہ وعید نسب بدلنے کو حلال سمجھنے والے کے لیے ہے، کیونکہ نسب بدلنا حرام ہے اور حرام کام کو حلال سمجھنا کفر ہے اور کافر پر جنت حرام ہے۔ (2) جو افراد ابتداءً جنت میں داخل ہوں گے ان کے ساتھ اس کا داخلہ حرام ہے۔ (3) نسب بدلنے کی سزا ملنے سے پہلے اس پر جنت حرام ہے، گناہ کی سزا پانے کے بعد مسلمان ہونے کی صورت میں جنت کا داخلہ نصیب ہوجائے گا۔ (4) نسب بدلنے کے حکم میں شدت و سختی بیان کرنا مقصود ہے۔

بخاری و مسلم شریف کی حدیث پاک ہے:

"من ادعى إلى غير أبيه، وهو يعلم أنه غير أبيه، فالجنة عليه حرام"

ترجمہ: جو اپنے باپ کا علم ہونے کے باوجود خود کو کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اس پر جنت حرام ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الفرائض، باب من ادعی الی غیر ابیہ، جلد6، صفحہ2485، مطبوعہ دمشق)

غیر کی طرف نسب منسوب کرنا حرام ہے۔ چنانچہ مبسوط سرخسی میں ہے

"لا ينسب الولد إلى غير أبيه فإن ذلك حرام"

یعنی : بچے کو اس کے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب نہ کیا جائے، کیونکہ یہ حرام ہے۔ (المبسوط، باب اقرار المریض بالولد، جلد 17، صفحہ 757، مطبوعہ بیروت)

حدیث پاک کی توجیہات کے بالترتیب جزیات :

(1) یہ وعید نسب بدلنے کو حلال سمجھنے والے کے لیے ہے، عمدۃ القاری اور المفاتیح شرح المصابیح میں ہے واللفظ للآخر: "هذا يحتمل أن يكون جزاء من اعتقد أن الانتساب إلى غير أبيه حلال، فمن اعتقد الحرام حلالا كفر، وحرمت عليه الجنة"

یعنی : اس حدیث پاک کا محمل یہ ہے کہ یہ اس شخص کی جزاء ہے، جو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسب منسوب کرنے کو حلال سمجھے اور حرام کو حلال اعتقاد کرنے والا کافر ہے اور کافر پر جنت حرام ہے۔ (المفاتیح، کتاب النکاح، باب اللعان، جلد 4، صفحہ 771، مطبوعہ کویت)

(2) ایسے شخص پر ابتداءً جنت حرام ہے، چنانچہ کوثر الجاری شرح صحیح بخاری اور حاشیہ سندی علی ابن ماجہ میں ہے، واللفظ للآخر: "فالجنة عليه حرام أي: لا يستحق أن يدخل فيها ابتداء"

ترجمہ : ایسا شخص ابتداء جنت میں داخل ہونے کا مستحق نہیں۔ (حاشیہ سندی علی ابن ماجہ، باب من ادعی الی غیر ابیہ، جلد 2، صفحہ 717، مطبوعہ بیروت)

(3,4) نسب بدلنے کی سزا ملنے سے پہلے جنت حرام، یہ فرمان بطور زجر ہے، چنانچہ مرقاۃ المفاتیح میں ہے :

"أو قبل أن يعذب بقدر ذنبه أو محمول على الزجر عنه"

ترجمہ : اس گناہ کی مقدار عذاب ملنے سے پہلے (اس پر جنت حرام ہے) یا پھر (نسب بدلنے) سے زجر پر یہ حدیث پاک محمول ہے۔ (مرقاۃ الفاتیح، باب اللعان، جلد 5، صفحہ 2170، مطبوعہ بیروت)

حکیم الامت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں : "وہ اولًا یا ابرار کے ساتھ جنت میں نہ جاسکے گا یا جو شخص یہ کام حلال جان کر کرے، وہ جنت سے بالکل محروم ہے۔" (مرآۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 153، مطبوعہ حسن پبلیشرز، لاھور)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : GUJ-0017

تاریخ اجراء : 16 صفر المظفر 1447ھ / 11 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net